THE ALFAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۳ ‏ رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشآء و اللہ واسع علیم

دیں کی نصرت کیلئے اک آسمانپر شور ہے ‏ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا ‏ اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا

اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین و نام ایڈیٹر

متعلق خط و کتابت بنام

کاروباری امور کے

منیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ‏ اسسٹنٹ:- مہر محمد خان

نمبر ۴۷ ‏ مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۲۲ء ‏ مطابق ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۴۱ھ ‏ جلد ۱۰

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بخیریت ہیں۔ اور مہمات دینیہ میں بہت مصروف۔

جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کو پہلے کی نسبت افاقہ ہو لیکن تاحال بخار بالکل دور نہیں ہوا۔ احباب صحت یابی کے لئے دعا فرماویں۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات بڑی کوشش اور سعی سے ہو رہے ہیں۔ احباب خدمت گذاری کے لئے اپنے نام لکھا رہے ہیں۔ ضروری سامان کی فراہمی خاص طور پر کی جارہی ہے۔

امریکہ میں تبلیغ اسلام

گیارہ اور نو مسلم

ایک پادری صاحب کا مشرف باسلام ہونا

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے امریکہ میں اشاعت اسلام کا کام روز افزوں ترقی پر ہے۔ اصل کام تبلیغ بذریعہ لیکچروں ملاقاتوں۔ جلسوں، خط و کتابت اور اخبارات میں مضمون لکھنے کے اسقدر بڑھ گیا ہے۔ کہ رپورٹ لکھنے کی بھی فرصت نہیں ہوتی۔ دو جلسے ہر ہفتہ اپنے ہال اور مسجد میں علاوہ متفرق لیکچروں کے ہوتے ہیں۔ اور ہفتہ میں دو دن عربی زبان اور نماز بزبان عربی پڑھانے کی جماعت ہوتی ہے

علاوہ اس کے باہر بھی جانا پڑتا ہے۔ چنانچہ اس ہفتے اس عاجز کو لیکچر دینے کے واسطے ڈی ٹرایٹ جانا پڑا۔ اور شکاگو کا کام میرے پیچھے مسٹر جیمز صادق اور مسٹر سعیدہ جوزف نے کیا۔ پانچ کس شکاگو میں اور چھ کس ڈی ٹرائٹ میں کل گیارہ اشخاص نئے داخل دین اسلام ہوئے۔ اسوقت عاجز شہر سینٹ لوئیس جا رہا ہے۔ جہاں تبلیغ کے واسطے بلایا گیا ہے۔ ایک نوجوان لڑکی کے مشرف باسلام ہونے اور عیسائیت سے منافرت ظاہر کرنے کے سبب اس کے والدین۔ جو عیسائیت میں بہت متعصب ہیں حکومت میں ہمارے مشن کے خلاف شکوہ کیا ہے۔ اور مذہبی معاملہ کو فوجداری کا رنگ دینا چاہا ہے۔ کہ گویا مسلمان عیسائیوں کی لڑکیوں اور عورتوں کو بہکا تا اور ان کے متعلقین سے اغوا کرنے کے درپے ہیں۔ صاحبان دل سے درخواست ہے۔ کہ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہر شر سے بچائے۔ اور ہر ابتلاء سے اپنی حفاظت

یں رکھے۔ اور مشن کے کام میں کامیابی دے۔ ڈی ٹرایٹ میں جو اصحاب مسلمان ہوئے ہیں۔ ان میں سے قابل ذکر ایک صاحب پادری سٹن ہیں۔ جو اعلیٰ قابلیت کے صاحب ہیں۔ اور مدت تک گرجا کے پاسٹر رہ چکے ہیں۔ ان کو جماعت ڈی ٹرایٹ کے نومسلمان کے واسطے شیخ مقرر کیا گیا ہے۔ اور ان کو (مرکز دفتر نظارت قادیان) کے ساتھ انٹرڈیوس کرا دیا گیا ہے۔ تاکہ آئندہ ان کا اور ان کی جماعت کا تعلق براہ راست قادیان سے رہے۔ ان کا اپنا کاروبار ان کے گذارہ کے واسطے کافی ہے۔ اور مشن کا کام وہ فرصت کے وقت کیا کریں گے۔ اور ان کے ذریعہ سے جو اور مسلمان ہوں گے۔ اور امید ہے کہ انشاء اللہ بہت ہونگے۔ کیونکہ وہ صاحب اثر آدمی ہیں۔ ان کی رپورٹ وہ براہ راست قادیان بھیجا کریں گے۔ ان کا اسلامی نام شیخ عبدالسلام رکھا گیا۔ انشاءاللہ اگلے رسالہ مسلم سن رائیز میں ان کی تصویر شائع کی جاوے گی۔ ان کا ایڈریس یہ ہے۔ ۴۴۳۷ رسل اسٹریٹ۔ ڈی ٹرائٹ مچ۔ ۲۲ اکتوبر ۱۹۲۲ء

عاجز۔ محمد صادق عفا اللہ عنہ از شہر ڈی ٹرایٹ

جلسہ سالانہ پر آنے والوں کیلئے ہدایات

جو احباب جلسہ سالانہ پر تشریف لانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل امور سے بخوبی آگاہ ہوں۔

۱۔ ہر صاحب اپنے سامان پر اپنے گھر سے ہی اپنے نام کی چٹ لگوا کر لاویں۔ جس پر پورا اور خوشخط موٹا پتہ لکھا ہوا ہو۔

۲۔ ہر جماعت اپنی آمد کی تاریخ بلکہ گاڑی سے بھی اطلاع دیں نیز تعداد بھی لکھیں۔

۳۔ جو مہمان رات یا دن کو بٹالہ میں اپنی خوراک کا بندوبست کروانا چاہیں۔ خصوصاً رات کے ۸ بجے والی گاڑی پر تو وہ اطلاع دیں کھانے کا خرچ ان کو دینا ہوگا۔

۴۔ جو مہمان گڈا (یعنی بیل گاڑی) سواری کے لئے لینا چاہیں۔ وہ آمد و تعداد گڈا سے مطلع فرماویں۔ ورنہ وقت پر نہ مل سکا تو افسر استقبال بٹالہ معذور ہوگا۔

۵۔ پچھلے سال کی طرح اس دفعہ بھی فی ٹنگ ۲ کرایہ لیا جاوے گا۔

۶۔ جو مہمان اسباب تجارت کے لئے لاویں گے۔ ان کا کرایہ باربرداری پورا پورا وصول کیا جاوے گا۔ یعنی اصل خرچ۔

۷۔ افسر استقبال ۲۳ ر دسمبر کی شام سے لیکر ۲۶ ر دسمبر کی شام تک اسٹیشن بٹالہ پر ہوگا۔ اگر کسی صاحب کو کسی قسم کی خط و کتابت ان سے کرنی ہو۔ تو اس عرصہ میں کر سکتے ہیں۔ ان کا پتہ درج ذیل ہے۔

مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل معرفت میں پوسٹ ماسٹر بٹالہ

اخبار احمدیہ

ضروری اعلان

بخدمت احمدی برادران اضلاع اربعہ (لاہور۔ گوجرانوالہ۔ لائل پور۔ شیخوپورہ)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واضح ہو کہ جلسہ سالانہ اب بالکل قریب ہے۔ اس لئے بذریعہ اخبار ہذا آپ سب دوستوں سے التماس ہے۔ کہ آپ سے جسقدر بھی جلدی ہو سکے اپنے اپنے سالانہ کام کی رپورٹ بخدمت سیدنا حضرت اقدس یا بخدمت ناظر صاحب صیغہ تالیف و اشاعت ارسال فرماویں۔ حالات تبلیغ اگر مختصر طور پر بھی تحریر میں لائے جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ رپورٹ میں امور ذیل کا ذکر کرنا ازبس ضروری ہوگا۔ (۱) تبلیغ کتنے آدمیوں کو کی گئی۔ (۲) کتنے آدمی آپکی تبلیغ سے احمدی ہوئے۔ (۳) جہاں جہاں احمدی جماعت ہے۔ وہاں کے سکرٹری صاحب سب احمدیوں کے نام لکھکر بتائیں۔ کہ ان میں سے تبلیغ کرنے والے کون کون سے تھے۔ اور انہوں نے زیر نگرانی و اہتمام سکرٹری صاحب تبلیغ کا کیا کام کیا۔ (۴) سکرٹری صاحب نے خود بذاتہ تبلیغی کام میں کہاں تک کوشش کی اور پھر کہاں تک کامیاب ہوئے۔ اس اعلان کے بعد جس صاحب کی طرف سے دفتر نظارت یا بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح رپورٹ نہ پہنچی۔ اور اس اہم فریضہ کی ادائیگی میں لاپرواہی سے پہلو تہی کیا۔ تو وہ یاد رکھیں۔ کہ انہیں حضرت اقدس اور افسر نظارت کے حضور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ اور پھر عذر خام کی سماعت نہ ہوگی۔

خاکسار ابوالبرکات غلام رسول راجیکی۔ افسر تبلیغ و مبلغ اضلاع اربعہ (لاہور۔ گوجرانوالہ۔ لائل پور۔ شیخوپورہ)

بیعت

خدا کے فضل سے میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گیا ہوں۔ اور اپنے متعلقین اور ہموطنی احمدی بھائیوں کی آگاہی کے لئے اعلان کرتا ہوں۔

سردار خاں نائب مدرس مدرسہ ٹھگوان ساکن مونگ ضلع گجرات

استفسار

سید مختار نبی صاحب کانپوری جو ۱۹۱۶ء میں بشیفو سپاہی ملازم ہو کر میسوپوٹامیہ گئے تھے۔ اور کوت میں مقیم تھے۔ وہ جہاں بھی ہوں۔ اپنے پتہ سے مجھے اطلاع دیں۔ یا کوئی اور دوست جو ان کے پتہ سے آگاہ ہوں۔ از راہ کرم مجھے اطلاع فرماویں۔

نیازمند عبدالعزیز خاں معرفت شیخ عبدالواحد صاحب مرچنٹ کٹرہ جیمل سنگھ امرتسر

پتہ مطلوب ہے

(۱) ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب جہاں کہیں بھی ہوں۔ اپنی خیریت سے مطلع فرماویں۔ اگر کسی صاحب کو ان کا صحیح پتہ معلوم ہو تو اطلاع بخشیں۔

۲۔ ایک صاحب ماسٹر مولاداد نام ہائی سکول میں پڑھایا کرتے تھے۔ پھر لائل پور کی طرف ملازم تھے۔ ان کا ایڈریس درکار ہے۔

الحکم قادیان

نماز جنازہ

میری اہلیہ سیدہ احمدی بیگم بنت حافظ سید محمد عبدالمجید صاحب کوہ منصوری اور لڑکا محمود احمد غریب الوطنی میں فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ احمدیت کا ایک اعلیٰ نمونہ تھی۔ خدا جنت نصیب کرے احباب سے جنازہ غائب پڑھنے کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ محمد یوسف قریشی از بغداد

اعلان

مینیجر صاحب بک ڈپو شکایت کر رہے ہیں۔ کہ احباب کتابیں بک ڈپو سے ادھار پر تو لیتے ہیں۔ مگر قیمتیں بار بار مطالبہ پر ادا نہیں کرتے۔ معلوم رہے یہ قومی امانت ہے۔ اور اس کو جلدی ادا نہ کرنا بھی نقصان کا باعث ہے۔ چہ جائیکہ ادا ہی نہ کیا جائے۔ اس لئے التماس ہے۔ کہ یہ قرضہ جس قدر جلدی ہو سکے ادا کریں۔

نائب ناظر تالیف و اشاعت قادیان

الفضل بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ر دسمبر ۱۹۲۲ء

سالانہ اجتماع میں شمولیت کی اہمیت

خدا کے فضل و کرم سے وہ مبارک دن قریب آ رہے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت سے روحانی اور جسمانی فوائد کو مدنظر رکھتے ہوئے مرکز سلسلہ میں احمدیوں کے جمع ہونے کے لئے مقرر فرمائے ہوئے ہیں۔ ارض حرم میں سالانہ جلسہ کی بنیاد کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں رکھا جانا ہی اس امر کا کافی ثبوت ہے۔ کہ اس اجتماع میں شریک ہونا دینی اور دنیوی لحاظ سے اپنے اندر ایسے فوائد اور اس قدر برکات رکھتا ہے۔ کہ جن سے فیضیاب ہونا ہر احمدی کا نہایت ضروری اور اہم فرض ہے۔ اور اگرچہ سالہا سال کے تجربہ اور مشاہدہ نے احباب کرام کو سالانہ جلسہ میں شمولیت کے لئے تحریک اور ترغیب دینے کے متعلق کچھ کہنے کی قطعاً ضرورت باقی نہیں رہنے دی۔ تاہم تذکیر کا ثواب حاصل کرنے کے لئے یہ سطور لکھنے کی جرأت کی جا رہی ہے۔

ہمارا سالانہ اجتماع کیا ہے۔ یہ ان طریقوں میں سے ایک طریق ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو محفوظ اور مضبوط بنانے۔ اس کو اپنے فرائض اور ذمہ داریوں سے آگاہ کرنے اور ان پر کاربند ہونے کے لئے اختیار فرمائے۔ اور وہ اصحاب جو سالانہ جلسہ میں شامل ہوتے ہیں۔ وہ خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ اس موقع پر انہیں کس قدر ایمان کی پختگی حاصل ہوتی ہے۔ اور کس قدر خدمت دین کا جوش اور ولولہ ان میں بھر جاتا ہے۔ وہ جلسہ میں شامل ہو کر اپنے اندر ایک نئی زندگی محسوس کرتے۔ اور تازہ روح سے معمور ہو جاتے ہیں۔ انہیں جہاں یہ معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود اور آپ کے قدسی نفس جانشینوں کے ہاتھ پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد کیا ہوا ہے۔ اسے کہاں تک پورا کیا ہے۔ وہاں انہیں یہ بھی پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ انہیں ابھی کیا کچھ کرنا باقی ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے۔ کہ منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے جو مسافت باقی ہو۔ اس کا علم اور آگاہی اس سے بہت زیادہ ضروری ہے۔ کہ کس قدر سفر طے ہو چکا کیونکہ پوری اور مکمل کامیابی اور کامرانی حاصل کرنے والوں کی نظر اس پر نہیں ہوتی۔ کہ وہ کیا کچھ کر چکے ہیں۔ بلکہ وہ ہمیشہ یہ دیکھا کرتے ہیں۔ کہ کیا کچھ کرنا باقی ہے۔ اور اس کے لئے انہیں کیا کرنا چاہیئے۔ یہ احساس یہ آگاہی اور یہ علم ہماری جماعت کے ہر ایک فرد کے لئے خواہ وہ امیر ہے یا غریب ہے۔ عالم ہے یا ان پڑھ پنجابی ہے یا ہندوستانی مشرقی ہے یا مغربی شمالی ہے یا جنوبی کس قدر ضروری ہے۔ اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں اور یہ بتا دینا ضروری ہے کہ یہ احساس جو سالانہ جلسہ میں شامل ہونے کے اور کسی طرح پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہر احمدی کا اولین فرض ہے۔ کہ وہ اس اجتماع میں شامل ہو۔ اور جس طرح بھی ہو سکے شامل ہو۔ بے شک کاروباری مصروفیتیں ایسی ہوتی ہیں۔ جو رکاوٹ کا باعث ہو سکتی ہیں۔ لیکن یہ بھی تو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ کسی ایسے شخص کا جسے اپنے کاروبار سے بالکل فراغت ہو۔ جلسہ میں شامل ہو جانا تو کوئی بڑی بات نہیں۔ اسی شخص کا جلسہ میں شامل ہونا اہمیت رکھتا ہے۔ جو کسی بڑی سے بڑی رکاوٹ کی بھی کوئی پروا نہ کرتا ہوا اس اجتماع میں شریک ہونے کا فخر حاصل کرتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود نے قائم کیا۔

پھر یہ بھی تو غور کرنا چاہیئے۔ کہ جو شخص دنیا کے دھندوں میں اس قدر پھنسا ہوا ہو۔ کہ وہ جلسہ کے چند دنوں کے لئے آزاد نہ ہو سکتا ہو۔ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کی کہاں تک پابندی کر رہا ہے۔ اس عہد کا تو یہ مطلب اور یہ مدعا ہے۔ کہ دین کی خاطر اگر اسے سب کچھ بھی چھوڑنا پڑیگا۔ تو چھوڑ دیگا۔ اور خدمت دین کے لئے بلانے پر لبیک کہتا ہوا چلا آئیگا۔ لیکن اگر وہ دینی اجتماع میں شامل ہونے کے لئے چار پانچ دن کی بھی فرصت نہیں نکال سکتا۔ تو جب اس سے ساری زندگی دین کے لئے دیدینے کا مطالبہ ہو۔ اس وقت وہ کیا کریگا۔ پھر اگر وہ دارالامان تک کے سفر کی تکلیف اٹھانا نہیں چاہتا۔ جہاں کی ایک ایک چیز اس کے ایمان اور ایقان میں اضافہ کرنے والی۔ اور اسے روحانی مسرت اور لذت پہنچانے والی ہے۔ تو جب اسے اشاعت دین کے لئے کسی دور دراز ملک میں جانا پڑے۔ جہاں کی ہر چیز اس کے لئے اجنبی ہو۔ اور جہاں چپے چپے پر مشکلات اور تکالیف کے پہاڑ کھڑے ہوں۔ اس وقت اس کی کیا حالت ہوگی۔ کیا یہ ہر ایک احمدی کا سب سے بڑا فرض نہیں ہے۔ اور اس کی زندگی کا سب سے اعلیٰ مقصد نہیں ہے۔ کہ جب بھی خدمت دین کے لئے اسے بلایا جائے۔ وہ بلا چون و چرا اور بغیر پس و پیش فوراً حاضر ہو جائے۔ اور جہاں بھی اور جس کام کے لئے بھی اسے مقرر کیا جائے۔ اس کے کرنے کے لئے اپنی ساری ہمت اور پوری کوشش صرف کرے۔ بلاشبہ ہر ایک احمدی کا یہ فرض ہے۔ اور کوئی شخص اس وقت تک اپنے آپ کو احمدی کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ جب تک اپنا یہ فرض نہ سمجھے۔ پھر اگر کوئی سال میں چار یا پانچ دن کی فرصت نکال کر سالانہ اجتماع میں شریک ہونے میں سستی کرتا یا اپنی طرف سے شمولیت جلسہ کے لئے پوری پوری کوشش نہیں کرتا۔ تو وہ خود ہی سمجھ لے۔ کہ وہ کتنے بڑے الزام کے نیچے ہے۔

پس احباب کو چاہیئے کہ سوائے کسی ایسی وجہ کے جو ناگزیر ہو۔ اور جس کا تدارک ان کے حیطۂ اقتدار سے باہر ہو۔ ہرگز شمولیت جلسہ سے محروم نہ رہیں۔ اور اس سال کے جلسہ کو گزشتہ سالوں کے جلسوں سے ہر رنگ اور ہر حیثیت میں کامیاب بنانے کی پوری پوری سعی اور کوشش کریں۔ کیونکہ زندہ اور بڑھنے والی جماعت کی یہی علامت ہے۔ کہ اس کا قدم ترقی کے کسی بڑے سے بڑے نقطہ پر بھی نہیں ٹھہرتا۔ بلکہ آگے ہی آگے بڑھتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ مومن کے دو دن برابر نہیں ہوتے بلکہ دوسرا دن پہلے سے بڑھکر ہوتا ہے

پھر کیا ہمارا یہ سال گذشتہ سال کی نسبت بڑھکر نہیں ہونا چاہیئے۔ ضرور ہونا چاہیئے۔ لیکن یہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ہم اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے پوری سعی اور کوشش سے کام لیں۔ اور اپنی طرف سے اسے کامیاب بنانے کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔

اگرچہ جلسہ میں بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں لیکن یہ کہدینا بھی ضروری ہے۔ کہ جلسہ کو کامیاب بنانے کا ایک ضروری اور اہم پہلو مالی امداد بھی ہے۔ گو جلسہ کے لائق اور قابل افسر جناب میر محمد اسحٰق صاحب اس بارے میں بڑی تندہی سے کوشش فرما رہے ہیں۔ اور احباب کرام نے بڑی فراخ دلی سے ان کے مطالبات کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاہم ضروری ہے کہ جن احباب نے تاحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی مقدس مہمان نوازی میں حصہ نہیں لیا۔ وہ متوجہ ہوں۔ اور جو کچھ دے سکتے ہوں دیں۔

سیاسی قیدیوں کے مطالعہ کی کتب

ڈاکٹر سیتہ پال صاحب امرتسری نے جیل سے رہا ہو کر "سیاسی قیدیوں کے مطالعہ کے لئے کتب کی ضرورت" کے عنوان سے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں کتابوں کی نوعیت بتلاتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"کتب زیادہ تر مذہبی درکار ہیں۔ مگر ایسی نہیں کہ جس میں کسی مذہب کی شان کے برخلاف خیالات کا اظہار ناموزوں و نامناسب و دل آزار طریقہ پر کیا گیا ہو"

یہ ایک مناسب اور موزوں شرط ہے۔ جو ڈاکٹر صاحب نے لگائی۔ لیکن افسوس کہ چند ہی سطور آگے چل کر وہ خود اس کو بالکل نظر انداز کر گئے۔ جبکہ انہوں نے "ستیارتھ پرکاش" کو بطور قیدیوں کے مطالعہ کے قابل کتاب پیش کیا کیونکہ ستیارتھ پرکاش وہ کتاب ہے جس میں ایسے دل آزار طریق سے زیباسب بانیان مذاہب از اسلام۔ عیسائیت۔ اہل ہنود۔ سکھ وغیرہ کے خلاف لکھا گیا ہے۔ کہ جس کے متعلق بعض شریف آریہ بھی آواز اٹھا چکے ہیں۔ اور اس کے ان حصص کو جن میں ناشائستہ طریق سے دیگر مذاہب پر نکتہ چینی کی گئی ہے۔ نکال دینے کی تحریک کر چکے ہیں۔

ایسی صورت میں ڈاکٹر سیتہ پال صاحب کا قیدیوں کے مطالعہ کے لئے "ستیارتھ پرکاش" کو پیش کرنا بتاتا ہے۔ کہ اس میں اسلام اور دیگر مذاہب کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے۔ اسے وہ ناموزوں۔ نامناسب اور دل آزار نہیں سمجھتے۔ اس کے متعلق ہم صرف اتنا کہیں گے۔ کہ جن لوگوں کا معیار دل آزاری اس قدر بلند ہے۔ انہیں اپنے دلوں کو بھی وسیع بنانا چاہیئے۔ جو کچھ انہیں جواب میں سننا پڑے اس پر برا نہیں منانا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب ان کتب کو بھی قیدیوں تک پہنچانے کا انتظام کریں۔ جو اہل اسلام کی طرف سے آریوں کے متعلق لکھی گئی ہیں۔

مسلمانوں کی کامیابی کا طریق

جب سے مسلمانوں نے اپنی حد سے گری ہوئی ابتر حالت کو محسوس کر کے اس سے مخلصی پانے کی کوشش کرنا شروع کی ہے۔ اسی وقت سے ہم انہیں کہہ رہے ہیں۔ کہ اگر وہ کامیابی کا منہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو خود مسلمان بنیں۔ اور دوسروں کو مسلمان بنائیں۔ یعنی تعلیم دین حاصل کریں۔ اور احکام دین پر عمل پیرا ہوں۔ اور دیگر اقوام میں تبلیغ اسلام کریں۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے عملی طور پر ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی۔

معاصر وکیل (۲ر دسمبر ۱۹۲۲ء) اس امر کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"بدقسمتی سے مسلمانوں نے یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ تعلیمی اور تبلیغی کاموں میں حصہ لینا موجودہ حالت میں بیکار ہے۔ وہ سخت غلطی میں مبتلا ہیں۔ قوم تعلیم ہی سے بنتی ہے۔ اور مذہب تبلیغ ہی سے اشاعت پذیر ہوتا ہے۔ مسلمانوں نے ان دونوں کو نظر انداز کر رکھا ہے۔ اور اس پر تقدیر کو روتے ہیں۔ قسمت تو ان کی یاوری کرتی ہے۔ جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔ آپ اپنی تعلیم سے غافل اور تبلیغ سے بے نیاز رہنے کے باوجود دین و دنیا میں فلاح و بہبود کے متمنی رہیں گے تو بجز ناکامی اور کچھ حاصل نہ ہو گا"

یہ نہایت ضروری پہلو ہے۔ جس کی طرف معاصر مذکور نے اب توجہ دلائی ہے۔ اور ہم مدت سے دلا رہے ہیں۔ اگر مسلمان کامیاب ہونا اور دنیا میں زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں اسلام کی اشاعت کی سب سے زیادہ فکر ہونی چاہیئے۔ اور سب سے زیادہ مصروفیت انہیں اس کے لئے دکھانی چاہیئے۔

عدم تشدد کی حقیقت

مہاراشٹر میں کانگریس کے ڈپٹی گیٹوں کے انتخاب کے موقع پر جب زبردست پارٹی نے بزور بازو مخالف پارٹی پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش شروع کی تو انہیں بلا تشدد رہنے کے عہد کا واسطہ دیا گیا۔ جن کا ان کی طرف سے یہ جواب ملا کہ:۔

"ہم گورنمنٹ کے خلاف بلا تشدد ہیں۔ اپنے آدمیوں کے ساتھ نہیں"

یہ ایسا جواب ہے۔ جس سے عدم تشدد کی ساری حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور وہ یہ کہ گورنمنٹ کے مقابلہ میں عدم تشدد اس لئے نہیں۔ کہ مسٹر گاندھی کی روحانیت تشدد کی اجازت نہیں دیتی۔ بلکہ اس لئے ہے۔ کہ گورنمنٹ کی مخالفت میں تشدد کرنے کی طاقت ہی نہیں۔ اور گورنمنٹ کی قوت سے ڈر کر عدم تشدد کی پالیسی اختیار کی گئی ہے۔ اگر حامیان ترک موالات میں تشدد کرنے کی طاقت ہوتی۔ اور وہ اس کو استعمال کر سکتے۔ تو کبھی اس سے باز نہ رہتے۔

مہاراشٹر کے عدم تعاون لیڈروں نے نہ صرف مسٹر گاندھی کے اصول عدم تشدد پر پانی پھیر دیا ہے۔ بلکہ یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ مخالف رائے رکھنے والوں کی بات سننا بھی انہیں گوارا نہیں جب یہ صورت ہے۔ تو قلیل التعداد اقوام کی مزعومہ سوراج میں جو حالت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

جلسہ سالانہ

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۸ دسمبر ۱۹۲۲ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

سامان کی فراہمی

چونکہ جلسہ سالانہ قریب آنے والا ہے۔ اور اس موقع پر جیسا کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پچھلے سالوں کی نسبت زیادہ ہی لوگ آتے رہے ہیں۔ اس دفعہ بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہم امید کرتے ہیں۔ کہ لوگ زیادہ آئینگے۔ اس لئے اس عرصہ میں کہ اب جلسہ کے آنے میں دو اڑھائی ہفتہ باقی ہیں دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ان خدمات کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ جو انکے سپرد کی جائیں۔ سب سے پہلے میں ان کارکنوں کو مخاطب کرتا ہوں۔ جو قادیان میں جلسہ کے لئے مقرر ہوئے ہیں۔ خواہ وہ افسر جلسہ ہوں۔ یا ان کے نائب جنکو مختلف صیغوں پر مقرر کیا گیا ہو۔ کہ سب سے بڑا کام جو ایسے بڑے اجتماع کے لئے ضروری ہے۔ یہ ہے۔ کہ ہر قسم کے سامان یا تو موجود ہونے چاہئیں یا سہل الحصول ہوں۔ بعض دفعہ انسان ایک حد مقرر کرتا ہے۔ اور وقت پر وہ حد غلط ثابت ہوتی ہے۔ اور اس طرح سامان میں کمی ثابت ہونیسے تکلیف ہوتی ہے۔ پس سامان مہیا کرتے وقت یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ ہمیشہ کے اندازوں سے زیادہ اندازہ مدنظر ہو۔ اگر چیز خریدی نہ جائے تو دوکانداروں کے پاس اتنے ذخیرے ہونے چاہئیں جو وقت ضرورت مہیا ہو سکیں۔ اور دوکاندار اس قسم کے معاہدات کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کو گاہکوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

کام کے اہل منتخب کرو

دوسری بات جو ذخیرے کے علاوہ ہے۔ یہ ہے۔ کہ کام کے اہل منتخب کئے جائیں۔ ہر ایک قسم کے کام کرنے والوں سے کام لینے والے ان سے واقف لوگوں ہی کو مقرر کیا جانا چاہیئے۔ مثلاً باورچیوں اور نانبائیوں سے کام وہی شخص لے سکتا ہے۔ جو ان سے کام لینے کا تجربہ رکھتا ہو۔ اگر طالبعلموں سے کام لینا ہے۔ تو اس کے لئے علیحدہ واقف شخص کی ضرورت ہے۔ اگر حساب کا کام ہے۔ تو کسی حساب دان کی ضرورت ہے۔ چلنے پھرنے کا کام ہے۔ تو ایسا ہی شخص انتخاب کرنا چاہیئے۔ جو چلنے پھرنے میں مشاق ہو۔ غرض ہر ایک کام کے لئے اس کا اہل منتخب ہونا چاہیئے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے لائق ہونا اور چیز ہے۔ اور کسی کام کا اہل ہونا اور چیز۔ لائق کے معنے ہر کام میں لائق ہونے کے نہیں ہیں۔ بلکہ لائق کے یہ معنے ہیں۔ کہ جو کام وہ کرتا ہے۔ اس میں وہ لائق ہے۔ ایک مدرس لائق ہے۔ ایک اڈیٹر لائق ہے۔ ایک ڈاکٹر اور ایک وکیل لائق ہے۔ لیکن اس لیاقت کے یہ معنی نہیں۔ کہ لائق وکیل ایک ڈاکٹر کا بھی کام کر سکتا ہے۔ اور ایک لائق ڈاکٹر ایک لائق ایڈیٹر کا کام بھی کر سکتا ہے۔ اور ایک لائق ایڈیٹر ایک لائق مدرس کا کام کر سکتا ہے۔ بلکہ ہو سکتا ہے۔ کہ ایک ماہر اپریشن کرنے والا ڈاکٹر طب ڈاکٹری کی تعلیم بھی نہ دے سکتا ہو بہت لوگ ہیں جو اس امتیاز کو نہیں سمجھتے۔ کہ جو کسی کام میں لائق ہو۔ وہ سب کاموں میں لائق نہیں ہوتا۔ پس جس کسی کام پر کسی شخص کو لگایا جائے۔ چاہیئے کہ وہ شخص اس کام میں لائق ہو۔ ورنہ مہمانوں کو تکلیف ہوگی۔ اور کام بھی خراب ہوگا۔ مثلاً ایک شخص اگر آریوں کے مقابلے میں اچھی تقریر کر سکتا ہے۔ تو ضروری نہیں۔ کہ وہ اچھا حساب دان بھی ہو۔ اگر اس کو حساب دیا جائیگا۔ ممکن ہے کہ اس سے ہزار ڈیڑھ ہزار کا نقصان ہو جائے۔ اس صورت میں اس نقصان کا گناہ اس شخص کے ذمہ بھی ہوگا۔ جس نے اسکو اس کام کے لئے منتخب کیا۔ پس غور کے بعد اور سوچ کر انتخاب ہونا چاہیئے۔ یہ سچ ہے۔ کہ بعض دفعہ سوچ کر انتخاب ہوتا ہے۔ اور پھر بھی غلطی ہو جاتی ہے۔ مگر اس کا یہ نتیجہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ سوچکر انتخاب کرنا ہی عبث ہے۔ اگر انتخاب کے بعد بھی غلطی ہو جائے تو اس میں جو صدمہ ہوتا ہے۔ اس کا ثواب بھی مل جاتا ہے۔ کیونکہ اپنی طرف سے کوشش کی گئی ہے۔ اور اپنی طرف سے دیانتداری سے کام کیا گیا ہے۔ پھر اگر غلطی ہوتی ہے۔ تو یہ شخص سزا کا مستحق نہیں ہوتا۔ لیکن اگر انتخاب میں سوچ سے کام نہ لیا جائے۔ اور پھر خراب نتیجہ نکلے۔ تو ایسا شخص سزا سے نہیں بچ سکتا۔ پس آدمیوں کے انتخاب میں یہ اصول مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ وہی آدمی انتخاب ہو جو اس کام کا اہل ہو۔ اگر ایک شخص انسپکٹر نگرانی مقرر کیا جاتا ہے۔ تو اس میں یہ نہیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ وہ ایسا شخص ہے۔ کہ لوگ اس کا ادب کرتے ہیں بلکہ یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ آیا وہ صبح سے شام تک چل پھر بھی سکتا ہے کہ نہیں۔ تا کہ وہ مہمانوں کی تکلیفات کو دیکھ سکے۔ اگر روپیہ کے خرچ کے لئے کسی شخص کو مقرر کرنا ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ دیکھا جائے۔ کہ وہ روپیہ کا حساب کتاب بھی رکھ سکتا ہے یا نہیں۔ کئی لوگ ہیں۔ کہ ان میں حساب رکھنے کا مادہ نہیں ہوتا۔ لوگ میرے پاس امانتیں رکھ جاتے ہیں۔ اب تو میں روپیہ محاسب کے دفتر میں بھیج دیتا ہوں۔ پہلے ایک عرصہ تک میں اپنے ہی پاس رکھتا تھا۔ کئی دفعہ غلطی ہوئی اور مجھکو چھ سات ہزار روپیہ بھرنا پڑا وجہ یہ کہ مجھ میں یہ ہمت نہیں ہے کہ ایک کاپی ہر وقت جیب میں رکھوں اور جب کوئی روپیہ لے۔ تو اسی کو فوراً نکال کر درج کروں۔ جس طرح میں دوسرا کر بھول سکتا ہوں

سی طرح ایک شخص نے کر بھی بھول سکتا ہے۔ اب میں امانت کا روپیہ ماسب میں بھیجو آتا ہوں۔ اور اب بگو ایک پیسہ بھی بھیجنا نہیں پڑتا۔

استقبالی کمیٹی

پس یہ خطرناک غلطی ہے۔ کہ کام کے لئے نہ منتخب کئے جاویں۔ بعض لوگ چل پھر نہیں سکتے۔ ان کو بٹالے میں مہمانوں کے استقبال کے لئے بھیجنا غلطی ہے۔ بعض لوگوں کو بھیجا گیا اور ایک مہمان نے شکایت کی کہ جب ہم اترے تو وہاں کوئی نہ تھا۔ حالانکہ وہاں ایسے آدمی جانا چاہئیں جو ایک ایک دو دو گھنٹہ ایک ہی جگہ کھڑے رہ سکتے ہوں اور پھر چل پھر سکتے ہوں اور اس کے ساتھ لمبا انتظار بھی کر سکتے ہوں۔ جو شخص انتظار میں گھبرا جاتا ہے وہ استقبال نہیں کر سکتا۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ لوگ ان کو پہچانتے ہوں اور خود آتے ہی ان کے پاس آ جائیں اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ شخص مہمانوں کو ڈھونڈیں۔ ورنہ مہمانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس کے لئے وہ آدمی درکار ہیں جو اسٹیشن کے پاس کھڑے رہ کر لمبے عرصہ تک انتظار کر سکتے ہوں اور گھبراتے نہیں۔ ٹانگوں وغیرہ کے انتظام کے لئے وہ شخص بھیجا جائے جو ماہر ہو۔ پچھلے سے پچھلے سال جس شخص کے ذمہ یہ کام تھا وہ دفتر میں تو خوب کام کر سکتا ہے۔ مگر یہ کام اس سے نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے فساد ہو گیا۔ پس کام کرنے والوں کے انتخاب میں لوگوں سے مشورہ لیا جائے۔ اور پرانے کارکنوں سے جو کام کرتے رہتے ہیں مشورہ کیا جائے اور اہلیت کو دیکھ کر لوگوں کو منتخب کیا جائے۔

باشندگان قادیان سے خطاب

اس کے بعد قادیان کی جماعت کے لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ باہر سے جو مہمان آتے ہیں۔ ان کے لئے جگہ کی تنگی ہوتی ہے۔ مہمانخانہ میں تو آنے والوں کا پچاسواں حصہ بھی نہیں ٹھیر سکتا۔ اس لئے مختلف لوگوں کے ... ... مکانوں میں انتظام کیا جاتا ہے۔ پس اب بھی جن لوگوں کے پاس زائد مکانات ہیں وہ حسب معمول یا تو اپنے سارے کے سارے مکان مہمانوں کے لئے خالی کر دیں۔ یا بعض حصے منتظمین کے سپرد کر دیں۔

دوسری نصیحت یہاں کے عام لوگوں کے لئے یہ ہے کہ اخراجات جلسہ بڑے ہوتے ہیں۔ باہر کے لوگوں کی طرف سے جلسہ کے لئے ہزاروں روپیہ آتا ہے۔ اس میں ہمارا چندہ بھی زیادہ ہونا چاہئے۔ ایک تو احمدی ہونے کے لحاظ سے ایک مقامی اور میزبان کو جو لوگ آئیں گے وہ مہمان تو خدا کے ہوتے ہیں۔ مگر ہمارے بھی مہمان ہیں۔ کیونکہ ہم قادیان میں رہتے ہیں۔ پس بہ لحاظ قادیان کے باشندے ہونے کے اور کیا بہ لحاظ یہاں رہنے کے کہ جو لوگ ہجرت کر کے یہاں آ گئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ اس میں چندہ دوسروں کی نسبت زیادہ دیں اس معاملہ میں میں دوستوں کو تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ فراخ دلی سے حصہ لیں۔

اپنی خدمات پیش کرو

تیسری بات یہ ہے کہ کارکن غیر آ جائیں۔ اس کے لئے ہمارے احباب کو اپنی خدمات کو پیش کرنا چاہئے کیا ہمارے احباب چند دنوں کے لئے اپنے کاروبار کو نہیں چھوڑ سکتے اگر نہیں تو یہ کیسے ثابت ہو سکتا ہے کہ وہ خدا کے لئے بہت دیر کے لئے اپنے کام چھوڑ سکتے ہیں۔ روزے میں کیا ہوتا ہے یہی کہ کھانے کے وقت کو پیچھے ہٹا دیا جاتا ہے۔ صبح کھانا [illegible] بجے کی بجائے چار بجے کھا لیا جاتا ہے۔ اور شام کا کھانا اپنے وقت پر۔ لیکن اگر ایک شخص اتنا توقف بھی نہ کر سکے تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ خدا کے لئے ایسا شخص بھوک پیاس کو برداشت کر سکتا ہے۔ پس اسی طرح خدا تعالیٰ کے حکم اور اس کے نبی اور مامور کے ارشاد اور بلاوے کے ماتحت لوگ یہاں جمع ہوتے ہیں۔ کیا ہم انکی خدمت کے لئے چند روز کے لئے تھوڑا وقت بھی نہیں نکال سکتے۔ اگر نہیں تو پھر کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہم سارا وقت خدا تعالیٰ کے لئے نکال سکتے ہیں۔ یہ تو قربانیوں کے ٹیسٹ کے طور پر ہے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنا کام چھوڑ کر بھی افسروں کے سامنے خدمات پیش کریں۔ تاکہ وہ وقت پر ان کو انتخاب کر لیں ورنہ اگر دیر کے بعد پیش کریں گے۔ تو انتخاب کرنے اور کام سمجھانے میں دقت ہو گی۔ اس لئے ابھی سے پیش کرنا چاہئے۔

دوکاندار کیا خدمت کریں

سوائے دوکانداروں کے کہ ان کے لئے یہ ایام خاص اوقات میں سے ہیں۔ دوکاندار بھی اپنی دوکانداری کے ساتھ مہمانوں کی خدمت کر سکتے ہیں مثلاً اس طرح کہ چیزیں فروخت کرنے میں وہ اتنا نفع نہ لگائیں کہ لوگ انکو لوٹ سمجھیں۔ یہ ان کی خدمت ہے۔ اور پھر دوکان اس وقت لگائیں جس وقت مہمان جلسہ کے وقت سے فارغ ہوں اور اسوقت دوکان بند کر دیں جب مہمانوں کے جلسہ گاہ میں جا کر تقریریں سننے کا وقت ہو۔ یہ بھی خدمت ہے۔ کیونکہ اگر تقریروں کے وقت میں دوکان لگا بیٹھیں گے تو بعض کمزور طبیعتوں کے جلسہ میں جانے میں روک پیدا ہو گی۔ پھر دوکانداروں کی یہ بھی خدمت ہے کہ جب مہمان آئیں تو یہ خوش خلقی سے ان سے بات چیت کریں اگر وہ سختی بھی کریں تو یہ نرمی اختیار کریں۔ کیونکہ انکی حیثیت گاہک ہی کی نہیں مہمان کی بھی ہے۔ اگر ان سے کوئی چیز مہمان طلب کرتا ہے اور وہ ان کے پاس نہیں تو یہی نہیں کہنا چاہئے کہ میرے پاس نہیں۔ بلکہ مہمان کو بتا دینا چاہئے کہ فلاں جگہ سے یہ چیز ملے گی۔ اور اگر ہو سکے تو وہاں سے لے دینی چاہئے یہ بھی ان کی خدمت ہے۔

غرض دوکانداروں کو چھوڑ کر باقی لوگوں کو اپنے اوقات کو چھوڑ کر اپنے کاروبار سے فارغ کر کے افسروں کے سپرد کر دینا چاہئے۔ تاکہ وہ مناسب خدمات سپرد کر دیں۔

دعاؤں سے کام لیں

پھر میں تجارت کرنے والوں اور یہاں کے لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اس اجتماع کے موقع پر دعاؤں کو خاص طور پر مد نظر رکھیں۔ دعا تو اس وقت بھی ہوتی ہے۔ مگر جو پہلے کی جائے وہ زیادہ مقبول ہوتی ہے۔ اسی لئے شریعت نے استخارہ پہلے رکھا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جب بوجھ پڑ جائے تب تو مصیبت میں لوگ اسکو پکارتے ہی ہیں۔ لیکن جو شخص پہلے ہی سے اپنے آپ کو میری مدد کا محتاج سمجھتا ہے۔ پس اسلئے پہلے ہی دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو پہلے جلسوں سے زیادہ ترقیات اور اتحاد و اتفاق جماعت اور علوم روحانیت کی ترقی کا موجب بنائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ماریشس میں احمدیت

مخالفت اور خدا کی تائید

خاکسار مبلغ اسلام ۱۵ ؍جون ۱۹۱۵ء کو ساحل ماریشس پر اترا۔ حضرت فضل عمر کی رؤیا صادقہ کے مطابق جزیرہ سانپوں سے پر تھا۔ ۱۶ ؍جون کے ایک نام نہاد مسلمان اخبار میں شائع ہوا کہ آج جہاز کی اردلی میں سے ایک سواری مولوی غلام محمد بی۔ اے ہیں جو احمدی سلسلہ کا منادی ہے۔ اور وہ عیسائیوں اور مسلمانوں کے مسلم عقیدہ کے برخلاف تعلیم دینے آیا ہے۔ اور وہ یہ تعلیم لوگوں کو دیتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی طبعی موت سے انتقال فرما گئے ہیں۔ اور یہ کہ اس کا روضہ سری نگر کشمیر میں موجود ہے۔ اسی اخبار نے گورنمنٹ سے درخواست کی کہ اس کو واپس کر دیا جاوے مگر وہ خود اپنا الہم بیناتوا کا شکار ہو گیا۔ اور پھر جب مجھ کو گورنر صاحب نے رز ہل میں پبلک تبلیغ کی اجازت دیدی۔ تو اس نے بڑے زور سے بائیکاٹ کے مضامین اخبار میں شائع کئے اور مخالفوں نے ناخنوں تک زور لگایا۔ کہ یہاں سلسلہ حقہ احمدیہ جمنے نہ پائے۔ تمام مقامات میں لوگوں کو ہمارے برخلاف اکسایا۔ اور جماعتوں میں سخت سے سخت قوانین جاری کئے۔ اور میرے ساتھ ملاقات کرنیوالوں کو سنگین سزائیں اور جرمانے مقرر کئے۔ قسم قسم کے حیلے استعمال میں لائے گئے۔ حکام کو ہمارے خلاف بدظن کرنے کی مساعی سے کام لیا گیا۔ مختلف طریقوں سے اپنے فریق کے لائق علماء کو میرے سامنے لایا گیا۔ تا کہ میں کسی طرح نیچا دکھایا جاؤں۔ مگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ میرا مددگار حامی و ناصر رہا اور ہر میدان میں مجھے اونچا کر دیا اور مخالفوں کو نیچا۔ گو ناگوں الزامات مجھ پر لگائے گئے تاکہ لوگ مجھ کو ردی کی طرح پھینک دیں مگر کافروں کی ان تکوں کا جواب اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی قرآن شریف میں فرما دیا ہوا ہے۔ یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہوں کی پھونکوں سے بجھا دیں۔ اور اللہ اپنے نور کو پورا کر کے چھوڑے گا۔ اگرچہ کفر ان باتوں کو ناپسند ہی کیوں نہ کریں۔ غیر احمدی علماء اپنے لوگوں کو ہمیشہ منع کرتے رہتے ہیں کہ مولوی تو الگ رہا کسی احمدی کو بھی مت ملو۔ اور کوئی ان کی کتاب مت مطالعہ کرو ورنہ کافر ہو جاؤ گے۔ اور ان کو پورا یقین ہے کہ احمدیت کے دلائل باہرہ کے سامنے غیر احمدیوں کی بے تکی اور لایعنی باتیں بالکل چل نہ سکینگی۔ اور احمدی قرآن شریف سے دلائل دکھاویں گے اس لئے ان پر اثر ہوئے بغیر نہیں رہے گا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ احمدیوں کے مقابلہ کا نام نہیں لیتے ہیں۔ اگر ان کے پاس دلیل ہوتی اور وہ اپنی باتوں کو قرآن شریف اور حدیث شریف سے ثابت کر سکتے۔ تو وہ بجائے احمدیوں سے بھاگنے کے احمدیوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر لا جواب کرتے۔ اور ان کے سامنے قرآن شریف و حدیث رکھتے۔

احمدیوں کی دینداری

الحمد کے فضل سے یہ بات ہر فرد موافق مخالف پر خوب عیاں ہو چکی ہے۔ اور آپس میں جب اکیلے غیر احمدی ہوتے ہیں تو وہ احمدیوں کی دینداری۔ اتفاق اور دینی جوش کو بطور نمونہ اپنے اندر لوگوں کو جوش دلانے کے لئے پیش کیا کرتے ہیں۔ مگر احمدیوں کے سامنے ڈھٹائی سے کام لیتے ہیں اور حق کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی کمزوری کو چھپانے کے لئے منہ سے واہیات باتیں شروع کر دیتے ہیں۔ مگر جب ہندو اور عیسائی بھی سامعین میں موجود ہوں جو ہمیشہ احمدیوں کے دلائل قاہرہ کا اقرار کرتے ہیں تو غیر احمدیوں کو ہندوؤں کے سامنے احمدیوں کو جواب دیتے ہوئے بہت مشکلات پیش آیا کرتی ہیں۔

مقدمہ مسجد کا نتیجہ

اللہ تعالیٰ کے محض فضل سے ہی مقدمہ مسجد روز ہل نے جاہل لوگوں پر بھی ظاہر کر دیا ہے کہ غیر احمدی عالموں کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے اور احمدیوں کے دلائل کے سامنے پیش امام جو ماریشس کے مسلمانوں کا لارڈ بشپ بیان کیا گیا تھا۔ جب اس کے سامنے بھی قرآن و بخاری رکھی گئی تو وہ بھی لاجواب ہو گیا۔ پہلے جب عام لوگ علماء سے کہا کرتے تھے کہ قادیانی مولوی کے ساتھ بات کرو تو وہ کہکر ٹال دیتے تھے کہ وہ گورنمنٹ کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ جو اس کے ساتھ لوگوں کو بار بار جا او طن کر دیگی۔ مگر جب فیصلہ مقدمہ مسجد روز ہل صادر ہوا تو سب پر واضح ہو گیا۔ کہ سرکار احمدیوں کے ساتھ نہیں ہے۔

پیش امام کا فرار

میں اور پانچ احمدی ۱۹۱۷ء بتقریب سیر بہشت پیش امام کے مکان پر گئے۔ اور اس سے ملاقات بھی کی۔ اس نے وعدہ بھی تھا کہ وہ مجھ سے ملاقات کرے گا۔ مگر چونکہ کمیٹی ناظم مسجد کا نوکر تھا۔ اس لئے اس کے روکنے سے رک گیا پھر وہ پیش امام کو میرے سامنے لائے اور مجھ سے مباحثہ کرایا جو ۱۹۱۸ء میں روئداد مباحثہ کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ اس میں پیش امام ہو اپنی شکست کا احساس ہو گیا۔ اور اس نے دیکھا کہ اس کے چھکے چھوٹ گئے۔ تو جلدی اگلے اتوار کا وعدہ کر کے بھاگا اس کے بعد پھر وہ کبھی نہیں آیا۔

موجودہ حالت

اس میں شک نہیں کہ اعلان کرنے والے اب بہت ہی کم ہیں۔ مگر احمدیت کا اثر ماریشس کے مسلمانوں پر غیر محسوس طور پر بڑھ رہا ہے کیونکہ سید جہانگیر کا سلیمان یادعلی تھا جو کہ قادیان ۱۹۱۹ء کے جلسہ سالانہ پر حاضر ہوا تھا۔ اور ۱۹۲۱ء میں کلکتہ میں وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے دونوں بیٹے محمود اور حمید احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ اور ان کے ساتھ ان کا عم زاد بھائی عمر بھی احمدیت قبول کر چکا ہے۔ صرف اعلان کرنا باقی ہے۔ تریولے میں عثمان بنا نے احمدیت قبول کرنے کے بعد ایسا صبر کا نمونہ دکھایا ہے جو کہ قابل رشک ہے اس کو اس کے حضر کیونکہ والدین نے نکال دیا۔ یہ موخر الذکر بہت مدت ہوئی بیمار ہے سخت بیماری کی حالت میں والدین نے نکالدیا تاکہ احمدیت سے توبہ کرے۔ مگر وہ گھر سے نکل گیا مگر احمدیت سے توبہ نہیں کی۔ ایسا ہی عثمان کی بیوی اور بچہ اس سے الگ کر دئے گئے تو اس نے یہ قبول کر لیا کہ وہ بغیر بیوی اور بچوں کے رہے مگر احمدیت سے توبہ نہیں کی۔ اگر ایسی جرات جوان دونوں نے دکھائی ہے۔ اور بھی دکھلائیں تو انشاء اللہ بہت سے احمدیت کے سائے میں آجاویں۔ ۲۴ اور ۲۵ ستمبر کی بات ہے کہ یہ خاکسار تبلیغی دورہ پر تھا۔ اور بیل دی پہنچا وہاں کے علماء سے باتیں ہوئیں انہوں نے تسلیم کیا کہ جو میں کہتا ہوں وہ بالکل حق ہے جب ان کو کہا گیا کہ پھر آپ قبول کیوں نہیں کرتے۔ تو یہی کہا کہ جب ہم قبول کرتے ہیں کہ آپ حق پر ہیں تو پھر اعلان اور بیعت کرنے سے سوائے لوگوں میں بدنام ہونے کے اور کیا فائدہ ہے خدا دلوں کو

آریہ صاحبان جواب دیں

ہم پہلے مستقل مضامین میں ثابت کر چکے ہیں۔ کہ ویدک لٹریچر کی رو سے ویدوں کی تعداد میں کس قدر اختلاف ہے۔ اب ہم بتلانا چاہتے ہیں کہ جہاں ان کی تعداد کی تعیین قطعی محال ہے۔ وہاں ان کے ملہمین کا فیصلہ کرنا بھی یقیناً ناممکن ہے۔ مگر قبل اس کے کہ آریہ اور سناتنی اصحاب کے مابین ملہمین کے متعلق جو اختلاف ہے۔ اس کا ذکر کریں۔ پہلے ہم گذشتہ مضمون میں ایک اعتراض بھی درج کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔

اعتراض نمبر ۴ آریہ سماج صرف منتر بھاگ (رگ۔ یجر۔ سام۔ اتھرو) کو ایشوری گیان بتلاتی ہے۔ مگر برعکس اس کے سناتن دھرمی براہمن بھاگ (یہ بھی بہت سی کتابیں ہیں) کو رگ وغیرہ کے ساتھ ہی الہامی اور ایشور کرت مانتے اور اعتقاد رکھتے ہیں۔

اگر آریہ سماج اپنے دعویٰ میں سچی ہے تو وہ مستند کتب سے اپنے دلائل پیش کرے۔ اگر نہ کر سکے تو سناتنی عقیدہ کے آگے سر تسلیم خم کرے۔

ہمارے نزدیک سناتنی اپنے عقیدہ کے اثبات میں جو دلائل سنایا کرتے ہیں۔ وہ آرین دلائل سے زیادہ معقول معلوم ہوتے ہیں۔

اعتراض نمبر ۵ آریہ سماج کا عقیدہ ہے کہ ویدوں کے ملہم چار رشی تھے۔ جن کے نام اگنی۔ وایو۔ آدیتہ۔ انگرا ہیں۔ مگر برخلاف اس کے ہندو سوا [illegible] ویدوں کا ملہم چار منہ والے شری برہما جی کو بتلاتا ہے۔ آریہ سماجی بتلائیں کہ ویدک لٹریچر کے رو سے کونسا عقیدہ صحیح ہے۔

اعتراض نمبر ۶ اگر وید اگنی وغیرہ پر نازل ہوئے۔ تو آریہ بتلائیں۔ کہ اگنی وایو۔ دیوتا تھے۔ انسان تھے۔ یا عناصر کے نام ہیں۔

آریہ لوگ تو ان کو انسان ہی بتلاتے ہیں۔ مگر مشکل یہ ہے کہ سناتنی جو قدیم سے حاملان وید چلے آتے ہیں۔ آریوں کے اس عقیدہ کو تسلیم نہیں کرتے۔

اور دعویٰ سے کہتے ہیں کہ آریہ بھی [illegible] پیش اس [illegible] اور اپنے دعویٰ میں کوئی معقول دلیل نہیں رکھتے۔ اور ہمارے نزدیک بھی سناتنی ہی حق بجانب ہیں۔ کیونکہ ان کی تائید کرنے والے کئی رشی مہرشی ہیں۔ نمونۃً ذیل میں ایک مہرشی کا قول نقل کیا جاتا ہے۔ دیکھو چھاندوگیہ اپنشد کا کرتا یا مصنف کیا کہتا ہے۔

प्रजापतिर्लोकानभ्यतपत् तेषां
तप्यमानानां रसान् प्राबृहदग्निं
पृथिव्या वायुमन्तरिक्षादादित्यं दिवः

"پرجاپتیر لوکان بھیہ تپت تیشام تپیہ مانام رسان پرابرہد اگنیم پرتھویا وایوم انترکشاد آدتیم دوا"

پرجاپتی (پرمیشور) نے کروں (زمین۔ انترکش دیئو) کو تپایا اور جب وہ تپ گئے تو اس نے ان کے رس نچوڑے۔ اگنی زمین سے۔ وایو انترکش سے سوریہ (آدیتہ۔ سورج) دیئو سے"

(چھاندوگیہ اپنشد پرپاٹھک ۴ کھنڈ ۱۷)

اس عبارت سے صاف ثابت ہے۔ کہ اگنی۔ وایو وغیرہ دیوتا یا عناصر تھے۔ نہ کہ انسان۔ اگر اس عبارت سے اگنی وغیرہ انسان سمجھے جائیں۔ تو پھر یہ کہنا پڑیگا کہ اگنی رشی زمین سے پیدا ہوا۔ وایو رشی۔ انترکش سے اور سوریہ رشی۔ دیو لوک سے۔ اور یہ کہنا آرین عقیدہ کے رو سے بھی غلط ہے۔ کیونکہ آریہ پیدائش زمین پر مانتے ہیں۔ اور وہ بھی تبت میں۔ اور شروع دنیا سے یہ چار رشی اور دیگر انسان بروئے عقائد آریہ بے ماں باپ زمین سے اگ پڑے تھے نہ کہ آسمان وغیرہ سے آگرے۔

پس آریہ سماجیوں کا فرض ہے۔ کہ وہ بتلائیں۔ کہ ویدوں کے ملہم اگنی وایو وغیرہ تھے یا برہما جی مہاراج۔ اور اگنی وغیرہ عناصر کے نام ہیں۔ یا فی الواقع انسان تھے۔

اگر آریہ دوست زیادہ نہیں صرف ایک ہی منتر ویدوں سے نکال کر اس مضمون کا پیش کر دیں جس میں لکھا ہو۔ کہ چاروں وید چار رشیوں (اگنی وایو وغیرہ) پر نازل ہوئے۔ اور یہ رشی انسان تھے۔ تو ہم مان لینگے کہ آریہ اپنے دعویٰ میں حق بجانب ہیں۔ اور سناتن دھرم کا بہت سے رشیوں مہرشیوں کے اقوال پیش کرنا۔ آریہ سماج کے عقیدہ کو باطل نہیں کر سکیگا۔

اعتراض نمبر ۷ بانی آریہ سماج سوامی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش باب ۷ صفحہ ۲۳۴ (اردو) پر منو سمرتی کا ایک شلوک بایں غرض نقل کیا ہے۔ کہ اس سے اگنی۔ وایو وغیرہ کا ملہم وید ہونا ثابت کریں۔ ان کا تحریر کردہ شلوک اور ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ آریہ دوست اسے پڑھیں۔ اور بتلائیں۔ کہ کیا واقعی اس شلوک سے آرین عقیدہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اور جو ترجمہ سوامی جی نے کیا ہے۔ شلوک کے الفاظ اس کے متحمل ہو سکتے ہیں۔

अग्निवायुरविभ्यस्तु त्रयं ब्रह्म सनातनम्
दुदोह यज्ञसिद्ध्यर्थमृग्यजुःसाम
लक्षणम्

"اگنی وایو روی بھیستو تری ابرہم سناتنم دودوہ یگیہ سدھی ارتھم رگ یجوہ سام لکشنم"

ترجمہ سوامی جی "پرماتما نے شروع پیدائش میں آدمیوں کو پیدا کر کے اگنی وغیرہ چاروں مہارشیوں کے ذریعہ چاروں وید برہما کو حاصل کرائے۔ اور اس برہما نے اگنی۔ وایو۔ آدیتہ۔ انگرا سے رگ یجر سام اور اتھرو وید کو حاصل کیا"

کیا آریہ دوست بتلا سکتے ہیں کہ سوامی جی کے یہ الفاظ کہ "پرماتما نے شروع پیدائش میں آدمیوں کو پیدا کر کے" منو کے اس شلوک کے کن الفاظ کا ترجمہ ہے؟

اور کیا یہ بھی بتلا سکتے ہیں۔ کہ سوامی جی کا یہ فقرہ "اگنی وغیرہ چاروں مہرشیوں" شلوک کے کونسے حصہ کا ترجمہ ہے۔ پھر "چاروں وید برہما کو حاصل کرائے" یہ کس شبد (فقرہ) کا ارتھ (ترجمہ) ہے۔

اور سوامی جی کے ترجمہ کا آخری فقرہ کہ "اور اس برہما نے اگنی۔ وایو۔ آدیتہ۔ انگرا سے رگ یجر سام اور اتھرو وید کو حاصل کیا" کیا اصل شلوک میں "انگرا" اور "اتھرو وید" کا واچک کوئی شبد ہے۔

ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ آریوں کے پاس ان مطالبات

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

اطلاع

تریاق چشم

اور

جلسہ پر خاص رعایت

ہمارا مجرب مشہور و معروف تریاق چشم جس کی [illegible] ڈاکٹر اسسٹنٹ کمشنر [illegible] ایام جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر ۱۹۲۲ء پر انسانی ہمدردی کو مد نظر رکھتے ہوئے پانچ روپیہ فی تولہ کے بجائے چار روپیہ فی تولہ دیا جاویگا۔ اس سے جو احباب خریدنا چاہیں وہ فوراً ہمارے پاس آرڈر بھیج دیں۔ بمعہ اپنا نام و مفصل پتہ کے حاصل کرنے کیلئے تریاق چشم دفتر اخبار الفضل میں قاضی اکمل صاحب کے پاس بھیجا جاوے گا۔ وہاں سے خود یا کسی اپنے آدمی کے ذریعہ نقد قیمت دیکر خرید کریں۔

المشتہر

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم

گوجرات گڑھی شاہدولہ صاحب

سالانہ جلسہ

جن دوستوں کو ہماری نیشنل لیدر ورکس ۳۳ میکلوڈ روڈ لاہور کی ساختہ اشیاء بیگ سوٹ کیس وغیرہ درکار ہوں یا ہماری ایجنسی لینا چاہیں یا کوئی مال خریدنا چاہیں۔ وہ ایام جلسہ سالانہ میں اوقات [illegible] منشی خلیل الرحمن صاحب کے مکان واقع محلہ دارالعلوم متصل شفاخانہ نور پر کمترین سے مل سکتے ہیں۔ نمونے بھی اسی جگہ موجود رہیں گے۔

کمترین محب الرحمن منیجر نیشنل لیدر ورکس۔ لاہور

جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب

میں سے جنہوں نے بندہ سے دوائیاں منگائیں یا فنون سیکھے ہیں۔ اگر کوئی صاحب تشریف لادیں تو ضرور مجھے ۲۸ دسمبر کو رات کے وقت ضلع سرگودھا [illegible] کے کمرے میں ملیں۔ ایام جلسہ میں خضاب دلپذیر دفتر الفضل سے مل سکے گا۔

ڈاکٹر منظور احمد سلانوالی لائن سرگودھا

تجارت فضل ہے

۱۔ کیا آپ کو تجارت کرنے کا شوق ہے۔

۲۔ کیا آپ کی موجودہ تنخواہ میں گذارہ نہیں ہوتا اور آپ اپنی آمدنی بڑھانا چاہتے ہیں۔

۳۔ کیا آپ ملازمت سے تنگ آکر تجارت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

۴۔ کیا آپ چاہتے ہیں۔ کہ ملازمت بھی رہے اور فالتو وقت میں کوئی ایسا کام مل جاوے جس سے آمدنی بڑھ سکے۔

۵۔ کیا آپ کی موجودہ تجارت فائدہ مند نہیں رہی۔ اور کیا آپ کسی اور تجارت کی تلاش میں ہیں۔

۶۔ کیا آپ اپنے اخراجات کم کرنے میں ہر وقت پریشان رہتے ہیں۔
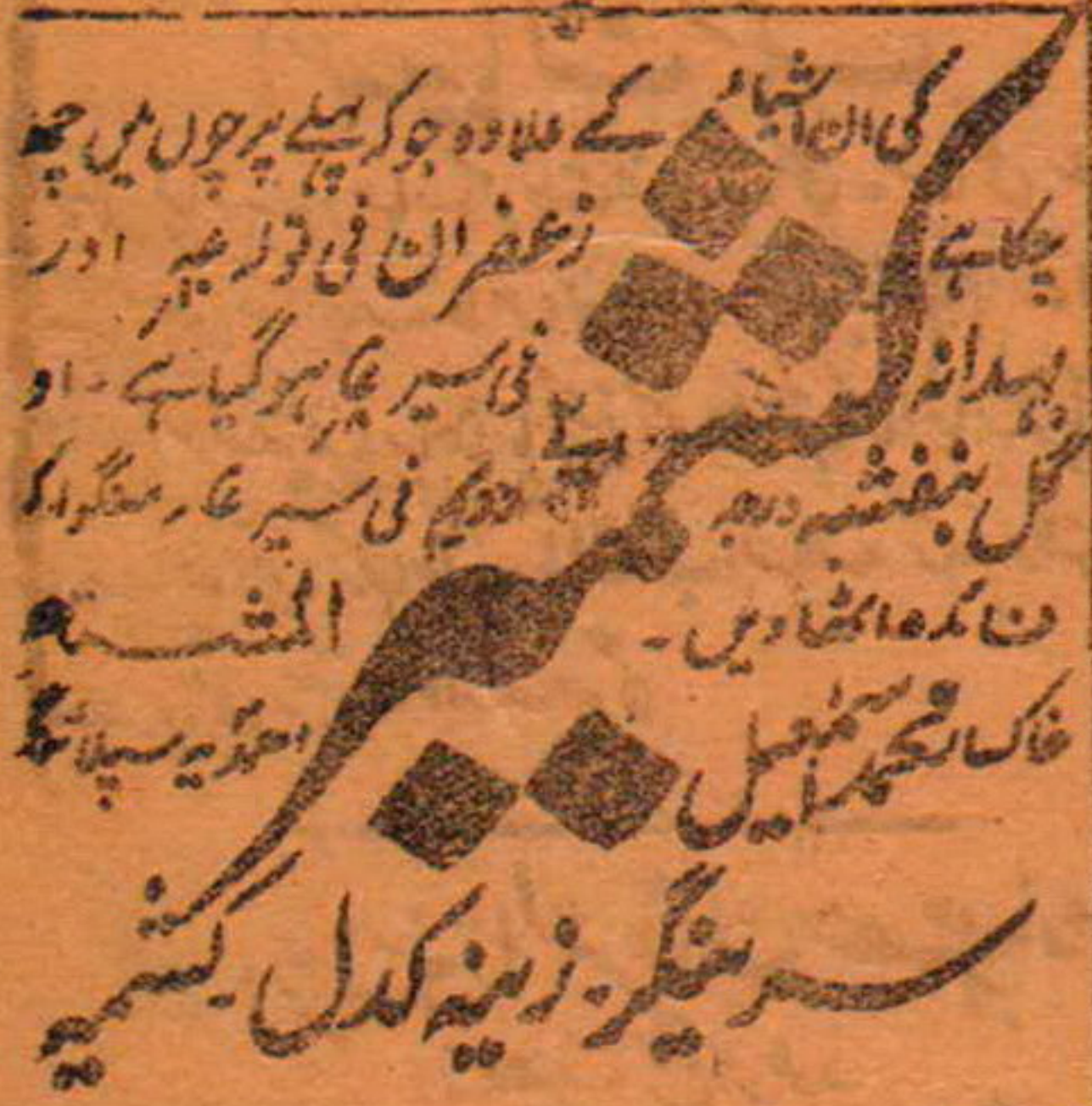
۷۔ کیا آپ نے اس پر بھی کبھی غور کیا۔ کہ اخراجات گھٹانے کی بجائے آمدنی بڑھانے کیطرف توجہ کیجاوے۔

۸۔ کیا آپ نے اس سوچ میں کئی ماہ تو نہیں گذار دیئے۔ کہ تجارت کریں یا نہ کریں۔ اور کریں تو کس قسم کی تجارت کریں۔

غرضیکہ اگر آپ کو تجارت کا شوق ہو۔ تو آپ ہم سے خط و کتابت کریں۔ ہم لندن اور جرمنی سے تاجروں کیلئے ہر قسم کا مال منگاتے ہیں۔ اس لئے ہم آپ کو اپنے تجربہ کی بنا پر بتلا سکتے ہیں۔ کہ کس قسم کی تجارت فائدہ مند ثابت ہوئی ہے۔ اور آپ کیلئے کس کام میں فائدہ کی امید ہو سکتی ہے۔

برٹش امپورٹ ایجنسی ۳۳

میکلوڈ روڈ لاہور

قابل فروخت زمین

ایک قطعہ اراضی تقریباً ۱۲ مرلے جو مدرسہ احمدیہ قادیان کے قریب ہے قابل فروخت ہے۔ زمین اچھے موقع پر شہر میں ہے مسجد مبارک سے اسقدر قریب ہے۔ کہ صرف [illegible] کا راستہ ہے۔ یہاں پر شہر کی زمینوں کا عام نرخ سو روپیہ مرلہ [illegible] لیکن یہ زمین ایک خاص ضرورت کے ماتحت فروخت کی جا رہی ہے اس لئے یہ زمین خاص رعایت سے فروخت کیجاویگی۔ [illegible] بذریعہ خط و کتابت یا زبانی مجھ سے طے کیا جا سکتا ہے۔ زمین خود کسی وقت آکر دیکھ لیں۔

المشتہر

قاری غلام محمد محتسب جماعت احمدیہ معرفت دفتر نظارت [illegible]

اعلان

جو صاحب اپنے لڑکوں کو اچھی تعلیم اچھی آب و ہوا کیساتھ دینا چاہیں۔ تو وہ ہمارے ہاں بھیجیں۔ جہاں پر تجربہ کار استاد ہیں۔ جو [illegible] امتحان کیلئے تیار کرتے ہیں۔ [illegible] پرنسپل سے خط و کتابت کریں۔

نیا ہائی سکول [illegible] روڈ نمبر ۵ [illegible]

کشمیر

کی ان اشیاء کے علاوہ جو کہ پہلے پرچوں میں چھپ چکا ہے زعفران فی تولہ [illegible] اور بہدانہ فی سیر [illegible] ہو گیا ہے۔ اور گل بنفشہ [illegible] فی سیر [illegible] منگوا کر فائدہ اٹھاویں۔

المشتہر

خاکسار محمد اسمٰعیل احمدیہ [illegible]

سرینگر۔ زینہ کدل۔ کشمیر

خضاب دلپذیر ۱۲

پوڈر کی صورت میں ہے۔ تھوڑے سے پانی میں گھول کر لگایا جاوے تو پانچ منٹ میں اصلی قدرتی بالوں کی طرح سیاہ ہو جاتے ہیں۔ ہم زیادہ تعریف نہیں کرتے بطور نمونہ خضاب خود آپ کو اپنا گرویدہ کر لیگا۔ نمونہ [illegible] منگوالیں۔

ڈاکٹر منظور احمد احمدی سلانوالی لائن [illegible]

جلسہ پر آنیوالے احباب کے لئے نادر تحفے

تبلیغ ہدایت معہ فوٹو حضرت مسیح موعود

مصنفہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ ربہ تازہ ترین تصنیف جس کے متعلق پہلے اخبارات میں مفصل عرض کیا جا چکا ہے کہ تمام اہم مضامین نہایت ہی عمدگی اور وضاحت اور جدت سے مصنف موصوف نے بیان کئے ہیں۔ یہ ہر ایک دوست کے زیر مطالعہ رہنی ضروری ہے۔ اور غیر احمدیوں کے لئے بہترین تحفہ قابل ہدیہ ہے۔ قیمت ۱۲؍

احمدیہ پاکٹ بک

جس کی ہمارے احباب کو بہت ضرورت تھی۔ مسائل سلسلہ کے متعلق حوالجات تلاش کرنے اور حوالجات بہم پہنچانے اور وقت بیہودگی لیکچر یا مباحثہ یا تبلیغ کے لئے کتب کا انبار تو پاس اور ساتھ نہیں رکھا جاتا یہ پاکٹ بک انشاءاللہ تمام دقتوں سے بچائیگی۔ قیمت ۱۲ ار تک ہوگی

تفسیر خزینۃ العرفان حصہ چہارم

از حضرت مسیح موعود

جس میں ساتویں۔ اور آٹھویں پارہ کی تفسیر جمع کی گئی ہے اس کے پہلے حصص کی قیمت بہ تفصیل ذیل ہے۔ حصہ اول دوم سوم چہارم جدید مستقل خریدار ضرور خریدیں ورنہ وی پی وغیرہ کا خرچ اٹھانا پڑے گا۔ اور باقی احباب بھی اس گوہر بے بہا کے خرید رکھنا چاہیں تو فوراً کتاب گھر میں اپنا نام درج کرا دیں۔ پہلی جلد کی تعداد بہت تھوڑی رہ گئی ہے۔

خلافت راشدہ حصہ اول

مصنفہ

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی بے نظیر اور پر شوکت تصنیف جو شیعوں کی تردید میں اپنے رنگ میں یگانہ اور لاجواب کتاب ہے شیعوں سے اس کا جواب اب تک نہیں بن سکا۔ اور نہ ہی قیامت تک اس کا جواب دے سکینگے۔ صرف قرآن کریم سے خلافت کا ثبوت۔ صحابہ کرام اور خلفائے عظام کی صداقت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ نہایت ہی مدلل اور پر جوش کلام ہے قیمت ۸؍

صرف ایک آنہ میں

جنتری ۱۹۳۳ء کہ دوبارہ دلائل وفات مسیح بارہ دلائل صداقت مسیح موعودؑ۔ مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں و حالات تاریخ وار مع سوانح عمری حضرت مسیح موعود۔ و فہرست مجددین۔ تقسیم کے لئے ایک روپیہ کے بیس عدد

براہین احمدیہ

پر

مولوی محمد حسین بٹالوی کا ریویو

جو پبلک کی نظروں سے کمسل صورت میں مخفی تھا۔ اب وہ تمام کا تمام الگ صورت میں چھپوایا گیا۔ ڈیڑھ سو صفحات ہیں۔ قیمت ۸؍

مکتوبات مسیح موعود

بنام

مولوی عبداللہ صاحب سنوری جو ابھی تک شائع نہیں ہوئے تھے اس پر معارف کلام کو چھپوایا گیا ہے۔ قیمت ۸؍

تبلیغ حق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پر معارف تبلیغی تقریر جو حضور نے ایک معزز مہمان کو پاس بٹھا کر بیان فرمائی۔ قیمت ۴؍

دس ہزار کا چیلنج

مولفہ سیٹھ عبداللہ دین جس کا جواب اور جس انعام کے لینے والا آج تک کوئی نہیں نکلا اب یہ رسالہ ساتویں بار شائع کیا گیا ہے۔ قیمت ۴؍

احمد کلاں انگریزی مرتبہ

سیٹھ عبداللہ دین صاحب

جس میں سو سے قریب مضامین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ترجمہ انگریزی میں نہایت خوبصورت جلی ٹائپ اور عمدہ کاغذ پر چھپوایا ہے۔ مجلد عمدہ قیمت ۱۲؍

کتاب گھر قادیان

ہندوستان کی خبریں

مہاراجہ صاحب پٹیالہ کا خالصہ کالج کو عطیہ

مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے خالصہ کالج امرتسر کے تقسیم انعامات کے سالانہ اجلاس منعقدہ ۹ر دسمبر ۱۹۲۲ء میں اعلان کیا۔ کہ وہ آئندہ خالصہ کالج کو ۷۵ ہزار کے بجائے ایک لاکھ روپیہ سالانہ بطور امداد عطا کیا کرینگے

شملہ کے گرینڈ ہوٹل میں آتشزدگی

شملہ ۱۸ر دسمبر۔ گرینڈ ہوٹل میں آگ لگ گئی۔ اور آگ بجھانے والے انجن کی کوششوں کے باوجود چند گھنٹوں میں تمام عمارت جلکر خاک سیاہ ہوگئی۔ نقصان کی تعداد کا اندازہ مختلف کیا جاتا ہے۔ ہوٹل کا بیمہ کرا لیا گیا تھا۔ اور اس کے ذریعہ سے کچھ روپیہ مل جائیگا

وائسرائے کا دربار

دہلی ۱۸ر دسمبر ہز ایکسیلنسی وائسرائے گورنمنٹ ہاؤس کلکتہ میں ۳ر جنوری کی صبح کے وقت ایک دربار منعقد کرینگے۔

گورنمنٹ انڈیا کا پولیٹکل سکرٹری

الہ آباد ۱۸ر دسمبر معلوم ہوا ہے کہ سر جان وڈ کی جو کشمیر کے ریزیڈنٹ مقرر ہوئے ہیں۔ رخصت کے اختتام پر مسٹر جے۔ بی ٹامسن گورنمنٹ آف انڈیا کے پولیٹیکل سکرٹری کے عہدہ پر مستقل ہو جائیں گے۔

کانگرس کی صدارت سے مسٹر مظہر الحق کا استعفیٰ

گیا ۱۸ر دسمبر معلوم ہوا ہے کہ مسٹر مظہر الحق نے بہار پراونشل کانگرس کمیٹی کی صدارت سے استعفا دیدیا۔

خلافت کانفرنس کی صدارت

بمبئی ۱۸ر دسمبر ڈاکٹر مختار احمد انصاری نے گیا خلافت کانفرنس کی صدارت منظور کر لی ہے۔

ساگر میں بدیشی کپڑے پر پہرا

ساگر ۱۸ر دسمبر صوبجات متوسط کا ایک پیغام مظہر ہے کہ شہر کے پارچہ فروشوں نے اپنے عہدوں کو توڑ کر اپنی دکانوں میں تقریباً چار لاکھ کا بدیشی کپڑا جمع کر لیا تھا ہمیشہ کی کانگرس کمیٹی نے ان دکانوں پر پکٹنگ کا بندوبست کر دیا ہے۔

لالہ لاجپت رائے میانوالی جیل میں

معلوم ہوا ہے کہ لالہ لاجپت رائے جی کو دہرمسالا جیل سے تبدیل کر کے میانوالی جیل میں بھیجدیا گیا

مہنت سندر داس بھاگ گیا

معلوم ہوا ہے۔ کہ گوردوارہ گورو کا باغ کا مہنت سندر داس بعد اپنے اہل و عیال کے وہاں سے کہیں بھاگ گیا ہے۔ سردار مہتاب سنگھ وغیرہ اکالی لیڈروں کے مقدمہ میں اسکو بطور گواہ صفائی پیش کیا جاتا تھا۔ مگر پولیس نے اسکو کہیں نہ پایا۔ اب یہ خبر ہے۔ کہ مہنت کے وارنٹ نکل چکے ہیں اور وہ لاپتہ ہے۔

مسٹر گاندھی سے ملاقات

احمد آباد ۱۸ر دسمبر ۱۸ر دسمبر کو یروادہ جیل میں مسٹر گاندھی سے ملاقات کرنیکی اجازت حاصل کر لی گئی ہے حکیم اجمل خاں۔ پنڈت موتی لعل نہرو۔ اور مسٹر سی آر داس مسٹر گاندھی سے ملاقات کریں گے۔

ایک جرمن عالم سنسکرت کلکتہ میں

کلکتہ ۱۸ر دسمبر جرمن ڈاکٹر ایم ونٹرنٹز جو سنسکرت زبان کے بڑے بھاری عالم ہیں۔ ڈاکٹر رابندرا ناتھ ٹیگور کی دعوت پر کلکتہ پہنچ گئے ہیں۔ ہندوستان میں آپ سنسکرت زبان کے پراچین مسودے جمع کرنے کی کوشش کرینگے۔ یہ بھی امید کی جاتی ہے۔ کہ ایک سال کے بعد آپ کلکتہ یونیورسٹی میں مسلسل لیکچر دیں گے۔

مولوی عبد العلی ہروی کا انتقال

لاہور ۱۸ر دسمبر مولوی عبد العلی صاحب ہروی جو ایک عرصہ سے لاہور میں قیام رکھتے تھے فوت ہوگئے ہیں۔

فرقہ واری نیابت کا اصول نامنظور

بمبئی ۱۸ر دسمبر بمبئی کونسل میں فرقہ واری انتخاب کا اصول لوکل بورڈ کے مسودہ قانون میں نامنظور کیا گیا۔

صوبہ بمبئی میں ایک لاکھ روپیہ کی تخفیف

بمبئی کونسل میں بتایا گیا۔ کہ صوبہ بمبئی میں اب محکمہ تخفیف کی تجاویز عمل میں ایک لاکھ روپیہ کی کمی کی گئی ہے۔

طلباء کی فیسوں میں اضافہ

مدراس ۱۸ر دسمبر مدراس یونیورسٹی کے جلسہ میں یہ رزولیوشن منظور کیا گیا۔ کہ طلبا جو فیس یونیورسٹی امتحانات کے لئے دیتے ہیں اس میں اضافہ کیا جائے تاکہ فیس فنڈ میں جو کمی روپیہ کی ہے وہ پوری ہو جاوے۔

ایک سیاسی انجمن کے دفتر کی تلاشی

احمد آباد ۱۸ر دسمبر پولیس گجراتی پولیٹیکل ایسوسی ایشن کے دفتر کی تلاشی لیکر ایک رسالہ کے ۱۰۰۰ سے زائد نسخے لے گئی۔

محکمہ ڈاک میں ۱۴ لاکھ کا خسارہ

محکمہ تار و ڈاک کے مالی حساب ۱۹۲۱ء-۱۹۲۲ء سے معلوم ہوتا ہے کہ سال ماسبق کے ۲۵ لاکھ ۲۹ ہزار کی خاص بچت کے مقابلہ میں امسال ۱۱ لاکھ دو ہزار روپیہ نقصان ہوا

گمشدہ رائفلوں کی دستیابی

پشاور ۱۸ر دسمبر حکومت کے اعلان رائفلوں کی ایک تعداد جو آفریدیوں نے ۱۹۱۹ء اور ۱۹۲۰ء کی شورش میں چرائی تھیں خیبر کے سیاسی ایجنٹ کو مل گئی ہے

سرحدی ڈاکوؤں کی ہلاکت

ایک خطرناک اور مفرور ڈاکو پولیس مدت سے جسکی تلاش میں تھی۔ ضلع ہزارہ میں اپنی گرفتاری کا مقابلہ کرتا ہوا مارا گیا۔ اور جن تین ڈاکوؤں کو پولیس اور دیہاتیوں نے ضلع بنوں میں جا گھیرا تھا۔ انمیں دو مارے گئے۔ اور ایک زبردست تعاقب کے بعد گرفتار کر لیا گیا

وزیرستان پر حملہ کی خبر کی تردید

الہ آباد ۱۸ر دسمبر پانیر رقمطراز ہے ہمیں باوثوق ذرائع سے اطلاع ملی ہے۔ کہ لنڈن کے جرائد کا یہ سنسنی پیدا کرنیوالا بیان کہ آئندہ ماہ دو ماہ میں قبائلی حصہ میں ایک اور چھوٹی سی جنگ شروع ہونے والی ہے۔ قطعی بے بنیاد ہے۔ یہ بیانات ہندوستانی جرائد میں نقل کئے گئے۔ اس لئے مناسب ہے کہ ان کا ابطال کر دیا جائے

لاہور میونسپلٹی میں کئی ہزار روپیہ کا غبن

لاہور میونسپل کمیٹی میں ایک بڑا غبن ہوا ہے۔ اور اس کا غبن ایک اکونٹنٹ پر کیا جاتا ہے معاملہ ڈپٹی کمشنر لاہور کے پاس بھیجا گیا ہے۔

غیر ممالک کی خبریں

پارلیمنٹ انگلستان میں گڑبڑ

لنڈن ۔ ۶ر دسمبر ۔ چھ کمیونسٹوں نے دیوان خاص میں مقرر کی آمد کے وقت تعظیم کے طور پر ٹوپی سر سے اتار دینے سے انکار کر دیا ۔ اور کمیونسٹوں کا نعرۂ جنگ (سرخ جھنڈا) بلند کرنے کی کوشش کی ۔ اس طرح پارلیمنٹ میں عجیب ہل چل مچ گئی ۔ پولیس نے مظاہرین کو فی الفور اجلاس سے باہر نکالدیا ۔

آئرلینڈ کی آزاد حکومت کا قیام

ڈبلن ۔ ۶ر دسمبر ۔ آئرلینڈ کی آزاد حکومت دسمبر کی ایک پر خفا ساعت میں وجود پذیر ہو گئی کسی قسم کی خوشی نہیں کی گئی ۔ کوئی مظاہرہ نہیں ہوا ۔ کوئی مسرت افزا جلسہ منعقد نہیں ہوا ۔ خوشی کے گھنٹے نہیں بجے ۔ بے قاعدہ فواج نے ناپسندیدگی یا عدم منظوری کا مطلق اظہار نہیں کیا ۔ مسٹر ہیلی کو گورنر جنرل مقرر کیا گیا ۔

آئرلینڈ میں کشت وخون

لنڈن ۔ ۷ر دسمبر ۔ مسٹر کاسگریو نے آج اعلان کیا ہے کہ ڈپٹی مسٹر سین ہل کو گولی سے مارا گیا ہے ۔ اور ڈپٹی سپیکر مسٹر او میل کو زخمی کیا گیا ہے ۔ وہ بظاہر ڈیل کی طرف جا رہے تھے ۔ اور ان پر ریوالوروں سے حملہ کیا گیا

آئرلینڈ کے جمہوریوں کا اعلان جنگ

لنڈن ۔ ۷ر دسمبر ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ آئرلینڈ کے جمہوریت پسندوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ آخر دم تک جنگ کرتے رہیں گے ۔

باغی آئرش لیڈروں کو پھانسی

لنڈن ۔ ۸ر دسمبر ۔ رِدی اکولو ۔ لائم میلوز اور دو دیگر اصحاب کو ڈبلن میں آج پھانسی دی گئی سرکاری طور پر اس امر کا اعلان کیا گیا ہے کہ یہ سزائیں جرنیل ہیلز کے قتل کا جواب ہیں ۔

انگورہ میں امور مذہبی کا حاکم اعلیٰ

لنڈن ۔ ۸ر دسمبر ۔ انگورہ کی قومی مجلس نے وہبی آفندی کو جو قونیہ کے ڈپٹی (مبعوث) ہیں ۔ امور مذہبی کا حاکم اعلیٰ مقرر کیا ہے ۔ یہ عہدہ شیخ الاسلام کے عہدہ کے مترادف ہے ۔ قومی مجلس کی خاص کمیٹی کے صرف یہی ایک مذہبی رکن تھے جنہوں نے خلافت اور سلطنت کی تفریق اور موخر الذکر کی تنسیخ کے حق میں رائے دی تھی ۔

ترکوں کا آبنائے کے متعلق مطالبہ

لاسان ۔ ۶ر دسمبر ۔ عصمت پاشا نے کہا ۔ کہ آبناؤں کے سواحل پر عموماً اور بحیرۂ مارمورا پر خصوصاً دارالخلافت کی حفاظت کے لئے قلعہ بندیاں کرنے کا حق ملنا چاہیئے ۔

لاسین میں روسی نمایندہ

لاسان ۔ ۷ر دسمبر ۔ موسیو چچرن نے اعلان کیا ہے کہ میں ایسے معاہدہ پر دستخط نہیں کرونگا جس میں روسیوں کے آبناؤں کو بند کرنے کا مطالبہ منظور نہ کیا گیا

جزیرہ تندوس کا مطالبہ

صوفیہ ۔ ۶ر دسمبر ۔ ایتھنز کی خبر ہے کہ جزیرہ تندوس کے باشندگان نے ایک ریزولیوشن پاس کیا جس کا مطلب یہ ہے ۔ کہ وہ یونان سے علیحدہ ہونا نہیں چاہتے ۔ اور اگر یہ جزیرہ ترکی کے حوالہ کر دیا گیا تو تمام آبادی جملہ قصبات و دیہات کو آگ لگا کر ترک وطن کر جائے گی ۔

بلغاریہ میں ہلچل

صوفیہ ۔ ۶ر دسمبر ۔ مقدونیہ کے حامیان حکومت خود اختیاری نے جن کی تعداد کئی ہزار بتائی جاتی ہے ۔ کستندیل کے قصبہ پر قبضہ کر لیا ہے ۔ دارالسلطنت اس جگہ سے سو میل ہے ۔ تمام تعلقات منقطع کر دیئے گئے ہیں ۔ بعض باشندے گرفتار کر لئے گئے ہیں ۔ نظم ونسق کی عنان ہاتھ میں لے لی گئی ہے ۔ ایک عورت قتل کر دی گئی ۔ وزیر حرب کے ماتحت ایک دستہ نے کستندیل پر پھر قبضہ کر لیا ہے ۔

سابق ترکی حکام کا سکندریہ میں استقبال

اخبار اللواء المصر کے نامہ نگار مقیم اسکندریہ ۔ کا پیغام مظہر ہے ۔ کہ بہت سے سابق ترک افسران اسکندریہ میں وارد ہوئے ۔ عوام نے ان پر گلہائے اور پلیٹ جیسی چیزیں پھینکیں ۔ سفائن وغیرہ کے ذلت آمیز نعرے بلند کئے گئے ۔ میں ان سے کمالیہ ہوٹل میں جا ملا ۔ اور ان کو بہت ملول پایا ۔

حکومت انگورہ اور خلافت

لنڈن ۔ ۱۱ر دسمبر ۔ مجلس ملی انگورا کے نصف سے کم اراکین نے سلطان کے خلیفہ ہونے کی حیثیت میں دنیوی اختیارات سے علیحدگی کے حق میں رائے دی ہے ۔ اس ریزولیوشن کی جو یکم نومبر کو پاس ہوا مجلس کے متعدد فریقوں اور محکمہ امور شریعہ نے سخت مخالفت کی ۔ مصطفےٰ کمال پاشا کی کوششوں کے باوجود مجلس کے ۳۵۰ اراکین میں سے صرف ۸۴ اس نئے خلیفہ کے حق میں رائے دی ۔ اور یکم نومبر کے ریزولیوشن کو جائز قرار دینے والے فتوے کے موقع پر صرف ۱۹۲ اراکین شامل ہوئے ۔ اس کی صحت قابل اعتراض ہے ۔ کیونکہ اس کی تجویز خود وہبی آفندی نے جو حکومت انگورا کے ایک ملازم ہیں پیش کی ہے ۔ اور ان کی تجویز اس پایہ کی نہیں ہے ۔ کہ جس پر اسلامی دنیا کوئی اعتراض نہ کر سکے ۔ اس کے سوا مشرق قریب کے اور کسی مشہور عالم شرع نے حکومت انگورا کے فعل کی تصدیق نہیں کی ۔

ترکوں سے مصالحانہ گفتگو

آکسفورڈ ۔ ۱۱ر دسمبر ۔ لوزان کانفرنس کے نتائج سے معلوم ہوتا ہے کہ نمایاں ترقی ہوئی ہے ۔ آبناؤں کی آزادی سے متعلق اتحادیوں نے عصمت پاشا کی بعض تجاویز کو جو مسلمہ طور پر معقول تھیں ۔ تسلیم کر کے ترکوں کے ساتھ ایمانداری کا ثبوت دیا ہے ۔ ان رعایات سے ترکوں کے ان شکوک کا ازالہ کرنا مقصود تھا ۔ کہ قسطنطنیہ غیر ہے ۔ اور حفاظت کے محدود ذرائع تجویز کئے ۔ جن پر اتحادی اور ترکی ماہرین بحث کریں گے ۔

مغربی تھریس میں جنگ

لنڈن ۔ ۱۴ر دسمبر ۔ ٹائمز کا نامہ نگار مقیم صوفیہ اطلاع دیتا ہے کہ مغربی تھریس کے علاقہ جات کو بلجنہ اور ایگز نتھی میں ترک بلغاری بغاوت کی تحریک پھوٹ پڑی ہے ۔ جس میں بہت نقصان جان ہوا ہے ۔ یونانیوں کی تین توپیں چھن گئیں ۔ اور ایک سو آدمی مقتول یا مجروح ہوئے ۔